مسلمانوں کو میرا ساتھ دینا چاہئے نہ کہ وہ میرے خلاف بت پرستوں کا ساتھ دیں۔ ٹیپو شہید نے اگست 1786ء کو محمد بیگ ہمدانی کے نام جو خط لکھا اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ہمارے دین پاک کی مدد کیلئے ضروری ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور کافروں کی سرکوبی کو اپنی زندگی کا آخری مقصد سمجھیں تاکہ دین محمدی روز بروز ترقی کرے۔ اور ایک جگہ فرماتے ہیں مسلمانوں پر جو برا وقت آیا ہے اس کا بڑا سبب سلطنت ہندوستان (دہلی) کی کمزوری ہے اگر مسلمان اب بھی متحد ہو جائیں تو اگلی شان وشوکت پھر آسکتی ہے اور اس وقت ان کافروں کو کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔ لہٰذا امیران اسلام کو ایسی کاروائی نہ کرنی چاہئے کہ روز قیامت پیغمبر ﷺ کے سامنے شرمسار ہونا پڑے۔ سلطان شہید کے یہ الفاظ ان کے خلوص اور جذبۂ ایمانی کے آئینہ دار ہیں۔ غرض یہ کتاب اس طرح کے واقعات سے مزین ہے۔ اور اس موضوع پر حوالے کی کتاب ہے۔ اصل کتاب تو فارسی میں لکھی گئی تھی اسے محترم محمود احمد فاروقی صاحب نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ ترجمہ رواں دواں اور سلیس ہے جسے پڑھکر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ ادارہ فکشن ہاؤس کے احباب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس اہم تاریخی کتاب کو طباعت کے ظاہری ومعنوی حسن سے آراستہ کر کے شائع کیا۔ کتاب اس لائق ہے کہ اسے خود مطالعہ کیا جائے۔ لائبریری کی زینت بنایا جائے اور احباب کو تحفے میں دی جائے۔

مرزائیت نئے زاویوں سے

مصنف: مولانا محمد حنیف ندویؒ
تقدیم: مولانا محمد اسحاق بھٹی
صفحات: 240 قیمت: =/90
ناشر: طارق اکیڈمی، نزد نورانی مسجد
ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد فون: ۵۴۶۹۶۴

انیسویں صدی کے آخری دور میں جب انگریز نے برصغیر میں اپنے اقتدار کی دیوار کو گرتا ہوا پایا تو اس نے مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کیلئے اپنے نمک خوار غلام احمد قادیانی کو اپنے قبیح مقاصد کی خاطر استعمال کیا۔ اس ''یک چشم'' دجال مرزا قادیانی نے پہلے مجدد پھر مثل مسیح پھر مسیح موعود اور آخر اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس اسلام دشمن لافہ کی زبان سے آئے روز عجیب وغریب قسم کی پیشین گوئیاں نکلتی تھیں لیکن ماسوائے اس کی ایک دعا یا بدعا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا کوئی سچ ثابت نہ ہوسکی اور یہ کاذب 24 مئی 1908 کو احمدی بلڈنگ لاہور مں ہیضہ کے مرض سے عبرت ناک موت مرا اور جہنم کی راہ اختیار کی۔ علمائے اہلحدیث نے شروع دن سے ہی ''فتنہ قادیانیت'' کے خلاف جہاد شروع کر دیا تھا۔ مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ تکفیر کا مسودہ تیار کیا اور اس پر شیخ الکل میاں محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ کے دستخط لئے اس کے بعد مولانا بٹالوی مرحوم ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر طے کر کے مسلمان علماء کرام کے ہاں گئے۔ اور اس فتویٰ تکفیر پر ان سے دستخط لئے بٹالوی مرحوم اول المکفر ہیں جنہوں نے مرزا قادیانی پر سب سے پہلے فتویٰ کفر لگایا۔

اس کا اعتراف مرزا قادیانی نے بھی اپنی کتابوں میں کیا ہے۔ مولانا بٹالوی مرحوم کے بعد فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے رہی سہی کسر پوری کر دی وہ مرزا اور اس کی ذریت کے خلاف پیش پیش رہے اور انہوں نے مناظرہ و مجادلہ اور تحریر کے ذریعے قادیانیوں کے ناک میں دم کئے رکھا۔ جن علمائے اہل حدیث نے قادیانیت کے خلاف نمایاں خدمات سرانجام دیں ان مین ایک قابل احترام نام متکلم اسلام مولانا محمد حنیف ندوی مرحوم کا بھی ہے۔ وہ قادیانی مذہب کے بارے انتہائی نازک خیال رکھتے تھے، ان کے سامنے یونہی قادیانی مذہب کا ذکر آجاتا تو وہ اس کے خلاف دلائل دینا شروع کر دیتے۔ پیش نظر کتاب ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' ان کی وہ شہرہ آفاق کتاب ہے کہ جس میں انہوں نے اچھوتے اسلوب میں قادیانی مذہب کا محاسبہ کیا ہے۔ اصل میں یہ کتاب ندوی مرحوم کے ان علمی مضامین کا مجموعہ ہے جو انہوں نے 1950 کے قریب قریب ہفت روزہ الاعتصام میں حوالۂ قرطاس کئے تھے اور ان میں قادیانیت کی قلعی کھولی تھی۔ مولانا ندوی مرحوم نے جن عنوانات پر قلم کو جنبش دی ان کے نام یہ ہیں۔ ختم نبوت اور اس کی حدود اطلاق، ختم نبوت، آیات و احادیث کے حقائق، فیصلہ کن تنقیح، قادیانی الگ قوم فرقہ یا اقلیت، نبوت و رسالت، جھوٹ اور سچ کا فرق، خلافت مرزائیہ، سیاسی پس منظر، برٹش کو گورنمنٹ سے وفاداری اس کتاب کو پڑھ کر بہت سی باتیں قادیانی مذہب کے بارے معلوم ہوتی ہیں ان مں ایک یہ کہ ندوی مرحوم پاکستان کے پہلے عالم دین ہیں جنہون نے لکھا کہ قادیانیوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دیا جائے بلکہ کہا گیا ہے کہ خود مرزائیوں کو حکومت سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ انہیں اقلیت کا درجہ دیا جائے۔ غرض یہ کتاب اپنے مشمولات کے اعتبار سے نہات معلوماتی اور تحقیقی ہے مولانا جعفر شاہ پھلواروی مرحوم اور مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب کی تقریظ اور مقدمے نے اس کی افادیت اور حسن کو دو چند کر دیا ہے۔ طارق اکیڈمی کے احباب تحسین کے لائق ہیں کہ انہوں نے اس نادر کتاب کو نصف صدی بعد دوبارہ خوبصورت انداز میں شائع کیا۔ احباب اس کتاب کا مطالعہ ضرور اور ضرور کریں شکریہ۔